Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

CPL 61

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

PH: 0092 4524 213029

بدھ 8 نومبر 2000ء 11 شعبان 1421 ہجری- 8- نبوت 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 256

عافیت کی دعا

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح وشام یہ دعا ضرور پڑھتے تھے-

اے اللہ میں تجھ سے دنیاو آخرت میں عافیت کا طلبگار ہوں- مولیٰ میں تجھ سے دین ودنیا' مال و گھربار میں عفو اور عافیت کا خواستگار ہوں- اے اللہ میری کمزوریاں ڈھانپ لے اور میرے خوفوں کو امن سے بدل دے-

(ابو داؤد کتاب الادب باب مایقول اذا اصبح)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع

احباب جماعت سے دردمندانہ دعاؤں اور صدقات کی درخواست

محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے لندن سے جو تازہ اطلاع بھجوائی ہے وہ ذیل میں درج ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گزشتہ قریباً ایک ماہ سے نماز جمعہ کے لئے تشریف نہیں لارہے جس کی وجہ سے احباب جماعت فکرمند ہیں اور حضور کی طبیعت کے بارہ میں مسلسل پوچھ رہے ہیں۔

دورہ انڈونیشیا' جلسہ سالانہ یو۔کے اور پھر جلسہ سالانہ جرمنی کی مسلسل مصروفیات کے بعد سے حضور شدید تھکان اور کمزوری محسوس کرتے ہیں اور اس وجہ سے آرام فرمارہے ہیں۔ ڈاکٹروں کا مشورہ ہے کہ حضور ایدہ اللہ کو ابھی مزید آرام کی ضرورت ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفاء کامل و عاجل کے لئے دردمند دلوں سے 'انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی دعا کریں اور حتی المقدور صدقات کا اہتمام بھی کریں۔

دعا ہے کہ ہمارا شافی اور قادر مطلق خدا ہماری ان تضرعات کو شرف قبولیت بخشے اور حضور ایدہ اللہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہم پھر حضور کے ارشادات اور فرمودات سے براہ راست مستفید ہو سکیں۔ آمین

قادیانی اقلیت کا تحفظ

روزنامہ نوائے وقت کا اداریہ

نوٹ

نارووال کے قریب قادیانیوں کی عبادت گاہ میں نامعلوم افراد کی فائرنگ سے پانچ ہلاک اور سولہ زخمی ہو گئے۔ چیف ایگزیکٹو نے ملزموں کی فوری گرفتاری کا حکم دے دیا ہے۔ یہ افسوسناک واقعہ ایسے حالات میں منظر عام پر آیا ہے جبکہ قادیانیوں کو کافر قرار دینے کی آئینی ترامیم ختم کرنے کی باتیں ہو رہی ہیں۔ دینی مدارس اور جہاد کے خاتمے کا ذکر ہو رہا ہے۔ گویا یہ خدشہ ظاہر کیا جا سکتا ہے کہ بعض عناصر قادیانیوں کو مظلوم و مقہور ثابت کرنے کے درپے ہیں اور وہ پاکستان میں مذہبی انتہاپسندی کے مغربی الزام کو سچ ثابت کرنے کے لئے شواہد پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جبکہ ہمارے ہاں اقلیتوں کو پورا تحفظ حاصل ہے اور مسلمان عوام الناس کسی طور پر بھی غیر مسلموں کے ساتھ ناروا سلوک کے روادار نہیں۔ لیکن کچھ عرصے سے وطن عزیز میں ایسا کچھ سامنے لانے کی کوششیں ہو رہی ہیں جس سے اسلام کا چہرہ داغدار ہو اور وطن عزیز کی مسلم اکثریت کو مذہبی تشدد پسندی کا الزام دیا جا سکے۔ پولیس نے ذاتی دشمنی کا خدشہ ظاہر کیا ہے جبکہ شرارت بھی ہو سکتی ہے۔ بہر صورت اس کا سبب کچھ بھی ہو 'حکومت اور قوم کو چوکنا رہنا چاہئے کیونکہ آج پاکستان دشمن قوتیں جس قدر متحرک ہیں' ایسی کبھی نہ تھیں۔ قادیانی اگرچہ خود کو اقلیت تسلیم نہیں کرتے بلکہ مسلم اکثریت کو اپنے تئیں اقلیت گردانتے ہیں لیکن اس کے باوجود پاکستان میں وہ بحیثیت غیر مسلم اقلیت محفوظ و مامون ہیں اور حالیہ المناک واقعہ قادیانیوں کو غیر محفوظ ثابت کرنے کی سازش ہے۔ چونکہ اس قصبہ میں قتل کا ایک واقعہ پیش آچکا ہے۔ جس کا الزام قادیانی عقیدے سے تعلق رکھنے والے بعض افراد پر تھا۔ اس لئے ممکن ہے کہ کسی تیسرے فریق نے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہو۔

باقی صفحہ 8 پر

مایوس کبھی تیرے سوالی نہیں پھرتے — بندے تری درگاہ سے خالی نہیں پھرتے
مالک ہے جو تو چاہے تو مُردوں کو جِلا دے — اے قادر مطلق مرے پیاروں کو شفا دے

درعدن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

بدھ 8/نومبر 2000ء

12-20 a.m. لقاء مع العرب
1-35 a.m. زندہ لوگ۔
2-20 a.m. بنگالی ملاقات۔
3-25 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس
4-30 a.m. فرانسیسی پروگرام۔
5-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
5-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔
6-00 a.m. لقاء مع العرب۔
7-10 a.m. بنگالی ملاقات۔
8-15 a.m. اردو کلاس نمبر 491
9-25 a.m. فرانسیسی پروگرام۔
9-50 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس
11-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
11-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔
11-55 a.m. سواحیلی پروگرام۔
12-40 p.m. زندہ لوگ
1-30 p.m. لقاء مع العرب۔
2-50 p.m. اردو کلاس نمبر 491
3-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
5-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
5-40 p.m. اردو اسباق
6-05 p.m. اطفال سے ملاقات
7-05 p.m. بنگالی سروس۔
8-05 p.m. ترجمۃ القرآن کلاس
9-10 p.m. اردو اسباق
9-55 p.m. جرمن سروس۔
11-05 p.m. تلاوت۔
11-15 p.m. اردو کلاس نمبر 492

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جمعرات 9/نومبر 2000ء

12-30 a.m. لقاء مع العرب
1-30 a.m. فرانسیسی پروگرام
3-30 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس
4-35 a.m. اردو اسباق نمبر 25
5-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
5-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔
6-10 a.m. لقاء مع العرب۔
7-15 a.m. اطفال سے ملاقات۔
8-15 a.m. اردو کلاس۔ نمبر 492
9-30 a.m. اردو اسباق
9-50 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس
11-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
11-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔
12-20 p.m. سندھی پروگرام۔
1-15 p.m. دستاویزی پروگرام۔
1-50 p.m. لقاء مع العرب۔
2-55 p.m. اردو کلاس نمبر 492
3-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
5-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
5-35 p.m. ترکی زبان سیکھئے۔
6-05 p.m. لقاء مع العرب۔
7-05 p.m. بنگالی سروس۔
8-10 p.m. ہومیو پیتھی کلاس نمبر 170
9-25 p.m. چلڈرنز کارنر۔
10-00 p.m. جرمن سروس۔
11-05 p.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔
11-15 p.m. اردو کلاس۔ نمبر 493

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جمعہ 10/نومبر 2000ء

12-30 a.m. لقاء مع العرب۔
1-30 a.m. ایم ٹی اے لائف سٹائل
1-55 a.m. مشاعرہ اسلام آباد 2000ء (حصہ اول)
2-30 a.m. کوئز۔ تاریخ احمدیت۔
3-05 a.m. ہومیو پیتھی کلاس
4-15 a.m. ترکی سیکھئے۔
5-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں
5-45 a.m. چلڈرنز کارنر۔
6-10 a.m. لقاء مع العرب۔
7-10 a.m. مشاعرہ
7-45 a.m. اردو کلاس۔ نمبر 493
9-15 a.m. ترکی سیکھئے
9-45 a.m. ہومیو پیتھی کلاس
11-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔
11-50 a.m. چلڈرنز کارنر۔
12-15 p.m. کوئز۔ تاریخ احمدیت۔
12-55 p.m. سرائیکی پروگرام۔
1-45 p.m. لقاء مع العرب۔
2-50 p.m. اردو کلاس نمبر 493
4-00 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-30 p.m. بنگالی سروس۔
5-05 p.m. تلاوت۔ درس ملفوظات۔
5-50 p.m. نظم۔ درود شریف۔
6-00 p.m. خطبہ جمعہ۔
7-00 p.m. دستاویزی پروگرام۔
7-25 p.m. مجلس عرفان۔
8-25 p.m. خطبہ جمعہ
9-25 p.m. چلڈرنز کارنر۔
10-00 p.m. جرمن سروس۔
11-05 p.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔
11-25 p.m. اردو کلاس نمبر 494

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہفتہ 11/نومبر 2000ء

12-35 a.m. لقاء مع العرب۔
1-40 a.m. جلسہ سالانہ یو کے 2000ء کی ایک تقریر۔
2-05 a.m. دستاویزی پروگرام۔
2-25 a.m. خطبہ جمعہ
3-55 a.m مجلس عرفان
5-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
5-35 a.m. چلڈرنز کارنر
6-05 a.m. لقاء مع العرب۔
7-10 a.m. خطبہ جمعہ
8-15 a.m. اردو کلاس نمبر 494
9-20 a.m. کمپیوٹر سب کے لئے
9-55 a.m. مجلس عرفان۔
11-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
11-40 a.m. چلڈرنز کارنر
12-25 p.m. ایم ٹی اے ماریشس
12-55 p.m. ہفتہ وار پروگرام۔
1-10 p.m. دستاویزی پروگرام
1-40 p.m. لقاء مع العرب۔
2-50 p.m. اردو کلاس۔ نمبر 494
3-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
5-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
5-35 p.m. ڈینش سیکھئے۔
6-05 p.m. جرمن ملاقات
7-05 p.m. بنگالی سروس۔
8-10 p.m. کوئز: خطبات امام
8-45 p.m. ہفتہ وار پروگرام۔
9-00 p.m. چلڈرنز کلاس۔
10-00 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔
11-20 p.m. اردو کلاس نمبر 495

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اتوار 12/نومبر 2000ء

12-30 a.m. لقاء مع العرب۔
1-30 a.m. ہفتہ وار پروگرام۔
1-50 a.m. عربی پروگرام۔
2-20 a.m. چلڈرنز کلاس۔
3-20 a.m. دستاویزی پروگرام۔
3-50 a.m. جرمن ملاقات۔
5-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
5-50 a.m. کوئز: خطبات امام۔
6-05 a.m. لقاء مع العرب
7-05 a.m. کینیڈین پروگرام۔
8-10 a.m. اردو کلاس نمبر 495
9-25 a.m. ڈینش سیکھئے۔
9-55 a.m. چلڈرنز کلاس
11-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
12-05 p.m. کوئز۔ خطبات امام۔
12-20 p.m. جرمن ملاقات
1-25 p.m. چائنیز پروگرام
1-50 p.m. لقاء مع العرب۔
2-55 p.m. اردو کلاس۔ نمبر 495
3-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
5-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
5-50 p.m. چائنیز پروگرام۔
6-15 p.m. ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات
7-15 p.m. بنگالی سروس۔
8-10 p.m. خطبہ جمعہ۔
9-20 p.m. چلڈرنز کلاس۔
9-50 p.m. جرمن سروس۔
11-05 p.m. تلاوت۔
11-15 p.m. اردو کلاس نمبر 496

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

دوسرا آل پاکستان مشاعرہ

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کے زیر اہتمام دوسرا آل پاکستان مشاعرہ مورخہ 28- اکتوبر 2000ء کو دارالذکر لاہور کے کانفرنس روم میں منعقد ہوا۔ صدر مشاعرہ محترم ثاقب زیروی صاحب مدیر ہفت روزہ "لاہور" تھے اور مہمان خصوصی محترم چوہدری محمد علی صاحب تھے۔ مشاعرے کے دیگر شرکاء میں سٹیج سیکرٹری مکرم احمد مبارک صاحب، سید ناصر احمد صاحب، میاں رحمت علی صاحب، یوسف سہیل شوق صاحب، مظفر منصور صاحب، ڈاکٹر عارف ثاقب صاحب، عبدالکریم خالد صاحب، عبدالکریم قدسی صاحب، جاذب ناصری صاحب، پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب، راجہ غالب احمد صاحب اور رشید قیصرانی صاحب شامل تھے۔ مشاعرے کے دو دور ہوئے پہلے میں جماعتی موضوعات پر اشعار پڑھے گئے دوسرے دور میں موضوع کی قید نہ تھی مشاعرہ پونے نو بجے شروع ہوا اور رات پونے بارہ بجے اختتام کو پہنچا۔

رپورٹ جلسہ یوم والدین

دارالصدر جنوبی نمبر 2

○ 10- اکتوبر 2000ء کو بعد از نماز عصر بیت بلال میں دارالصدر جنوبی ربوہ کے 27 واقفین نو 10 واقفات نو دیگر 18 افراد اور 11 ماؤں نے جلسہ یوم والدین میں شرکت کی۔ مکرم مبارک احمد صاحب طاہر نائب وکیل وقف نو نے بھی اس پروگرام میں شرکت فرمائی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو کہ رضاء الحسن نے کی اس کے بعد سعود احمد آصف نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ بعد ازاں تین واقفات نو سائرہ سوسن، طیبہ کریم اور شہرہ انس نے بھی نظمیں سنائیں۔ محترم نائب وکیل صاحب وقف نو نے نصاب وقف نو سے بچوں سے مختلف سوالات کیے اور دعائیں سنیں اور اپنی قیمتی نصائح سے نوازا جن میں خاص طور پر نماز کی پابندی اور صفائی کا خیال رکھنے کی تلقین فرمائی۔ آخر میں انہوں نے بعض ماؤں کے سوالات کے جواب دیئے اور دعا کرائی۔

(وکالت وقف نو)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ جدھر گزرے ادھر ہی روشنی ہوتی گئی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی سیرۃ کے پاکیزہ نقوش

طلباء سے محبت ' دلداری اور حوصلہ افزائی اور غریب طلباء کی خصوصی امداد

مرتبہ: مکرم انتصار احمد نذر صاحب

غریب طلباء کی امداد

آپ کی شفقتوں کا دائرہ بہت وسیع تھا۔ اپنے ہوں کہ غیر سبھی سے پیار اور شفقت و احسان فرماتے اور یہ سب کچھ پوشیدہ طور پر کرتے۔ اردو کے مشہور شاعر احسان دانش اپنی کتاب میں قیام پاکستان کے شروع زمانے کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "میں جب بھی کسی غریب لڑکے کی مرزا ناصر احمد کے پاس سفارش کرتا' آپ اسے داخل کرتے اور اس کی تعلیم و تربیت کا انتظام کرواتے۔"

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 30)

اسی طرح مکرم ڈاکٹر سلطان محمود شاہد صاحب لکھتے ہیں۔

طلباء کے بارے میں اگر کسی کے متعلق ذرا بھی اطلاع ملتی کہ اسے کسی قسم کی مشکل ہے تو فوراً بلا کر اس کی مدد فرماتے۔ ایک دفعہ ایک غریب طالب علم سردیوں میں ٹھٹھرتا ہوا نظر آیا تو حضور نے اسے پاس بلایا تو معلوم ہوا کہ صرف ایک قمیص پہنے ہوئے ہے۔ حضور نے فوراً اس کے لئے ایک سویٹر کا بندوبست فرمایا اور غالباً اسی اثر کے تحت حضور نے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد بھی ایک دفعہ کالج میں کچھ اونی جرسیاں اور گلوبند بھجوائے تاکہ ضرورت مند طالب علموں میں تقسیم کردیئے جائیں۔ اگر کوئی لڑکا بیمار ہوتا تو حضور فوراً اچھے سے اچھے ڈاکٹر سے اس کا علاج کرواتے۔ آپ کے زمانہ پرنسپل کے کئی طالب علم اب بھی ملتے ہیں تو آپ کا ذکر آتے ہی ان کی آنکھیں ڈبڈبا جاتی ہیں جو اس بات کی غمازی کرتی ہیں کہ حضور نے ان پر چپکے چپکے کتنی شفقتیں فرمائی تھیں اور جنہیں بیان کرنے سے منع کردیا تھا۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 184)

وقار عمل کا جذبہ

محترمہ صاحبزادی امتہ الحلیم صاحبہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث تحریر کرتی ہیں:۔

جب حضرت مصلح موعود نے ابا کو کہا کہ اب ربوہ آؤ اور کالج بنانا شروع کرو' تو ابا فوراً ربوہ تشریف لے آئے اور خود اپنی نگرانی میں کھڑے ہو کر کالج بنوانا شروع کیا۔ شدید گرمیوں کی لمبی دوپہروں میں خود کھڑے ہو کر بشاشت سے دعاؤں سے بہت پیار سے ایک ایک اینٹ چنوائی اور ساتھ ساتھ سبزے کو مدنظر رکھتے ہوئے پودے اور درخت لگانے شروع کئے۔ یہ انہی دنوں کا واقعہ ہے' ایک شخص ادھر سے گزرا.... مسافر تھا۔ اسے معلوم ہوا کہ یہاں کالج بن رہا ہے' تو وہ کالج کی طرف روانہ ہوا۔ اس شخص کا بیان ہے: "میں جب کالج کی زیر تعمیر عمارت کے قریب آیا تو ایک شخص ملیشیا کی شلوار قمیص میں سر پر تولیہ رکھے ایک پودا لگا رہا تھا۔ میں نے سوچا یہ یہاں کا مالی ہے۔ میں قریب آیا اور سوال کیا میں یہاں کے پرنسپل سے مل سکتا ہوں۔ ؟ وہ شخص کھڑا ہوا اور مسکرانے لگا۔ اور مسکراتے ہوئے مجھ سے کہنے لگا کہ میں ہی یہاں کا پرنسپل ہوں' فرمائیے کیا کام ہے؟ میں حیران اور دنگ رہ گیا اور دل نے کہا کہ اگر یہاں کا پرنسپل اتنا عظیم ہے تو کالج بھی کتنا عظیم ہوگا اور ترقی کرے گا۔ بہت ترقی کرے گا۔"

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 53)

جیت کی خوشی پامال نہ ہو

محترمہ صاحبزادی امتہ الحلیم صاحبہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث تحریر فرماتی ہیں:۔

ابا نے اپنی زندگی کو عمدہ اصولوں پر چلایا اور دوسروں کو بھی یہی تلقین کی۔ تعلیم کو فروغ دیا اور کھیلوں کو بھی فروغ دیا کہ یہ بھی ذہنی نشوونما کی غذا ہے۔ طالب علم کو بتایا کہ پڑھائی کے وقت پڑھائی اور کھیل کے وقت کھیل ہے۔ ایک دفعہ دوپہر میں ابا کی طبیعت کچھ خراب تھی۔ آرام کر رہے تھے اور میں سر دبا رہی تھی کہ یک دم لڑکوں کا ایک ہجوم خوشیوں سے نعرے لگاتا اور چھٹی کا مطالبہ کرتا ہمارے گھر میں داخل ہوا۔ وہ لوگ کچھ جیت کر آرہے تھے۔ ابا خاموشی سے یہ تمام شور اور ان کا مطالبہ اندر لیٹے لیٹے سنتے رہے اور باہر نہ گئے۔ لڑکے تھک کر واپس چلے گئے۔ میں نے پوچھا ابا آپ باہر کیوں نہ گئے؟ فرمانے لگے میں باہر جاتا تو شاید ناراض ہوتا کیونکہ چھٹی تو نہیں دے سکتا تھا۔ پہلے ہی بہت چھٹیاں لے چکے ہیں اور امتحانات سر پر ہیں' اس لئے باہر جا کر میں ان کی جیت کی خوشی کو پامال نہ کرنا چاہتا تھا۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 53' 54)

غیر معروف طالب علم کے ساتھ کریمانہ سلوک

محترم بریگیڈیر محمد وقیع الزمان خان صاحب تحریر کرتے ہیں:۔

یہ اگست یا ستمبر 1939ء کی بات ہے یعنی حضور کے مسند خلافت پر فائز ہونے سے چھبیس سال پہلے کی۔ آپ آکسفورڈ یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہو کر آئے تھے اور بطور پرنسپل جامعہ احمدیہ تقرر ہوا تھا میں جامعہ احمدیہ کا درجہ اولیٰ (First Year) کا طالب علم تھا۔ حضور کا طریق تدریس یہ تھا کہ جو مضامین ہمیں پڑھاتے تھے ان کے مختلف پہلوؤں پر تحقیق کرنے کے لئے طلبہ کو ہی مختلف عنوانات دے دیتے تھے جن پر وہ کورس سے باہر کی کتابوں کے مطالعہ کے بعد مقالات لکھ کر کلاس میں پڑھ کر سنایا کرتے تھے۔ مجھے بھی اسی قسم کا ایک مضمون ریسرچ کے لئے ملا ہوا تھا اس کے لئے مجھے ایک کتاب کی ضرورت پڑی جو کسی لائبریری میں نہ ملی۔ جب میں نے حضور سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ یہ کتاب میری ذاتی لائبریری میں گھر پر موجود ہے لیکن چونکہ ضخیم کتاب ہے اور مجھے خود اس کی ضرورت گاہے گاہے پڑتی رہتی ہے اس لئے تم یہ کرو کہ ظہر کے بعد ایک دو گھنٹے کے لئے میرے گھر روزانہ آجایا کرو اور وہیں بیٹھ کر پڑھ لیا کرو اور یادداشت کے لئے خلاصہ لکھ لیا کرو۔ میں نے اس خیال سے کہ ظہر کے بعد ہی حضور کے لئے تھوڑا سا آرام کا وقت ہوتا ہے اس وقت میرے روزانہ جانے سے حضور کے اور اہل خانہ کے آرام میں خلل واقع ہوگا معذرت کرنا چاہی تو اصرار کے ساتھ حکم دیا کہ نہیں تمہیں ضرور آنا ہوگا۔ چنانچہ میں حاضر ہوا۔ حضور نے خود اپنی لائبریری دکھائی جو ڈرائنگ روم میں تھی۔ وہ کتاب دکھائی۔ گرمی کے دن تھے شربت سے تواضع فرمائی اور میں اپنے کام میں لگ گیا۔ اس کے بعد چار پانچ ہفتے متواتر اس سلسلے میں دولت کدہ پر حاضر ہوتا رہا ہمیشہ ڈرائنگ روم کا دروازہ کھلا پایا۔ ہمیشہ حضور متبسم چہرے سے خوش آمدید فرماتے اور شربت کا گلاس بلاناغہ بھجواتے۔ ایک دفعہ بھی یہ احساس نہیں ہونے دیا کہ میرے آنے سے آرام یا مصروفیت میں خلل پڑتا ہے اور یہ کریمانہ سلوک ایک غیر معروف فرسٹ ائیر کے طالب علم کے ساتھ تھا جس کے ساتھ حضور کا کوئی تعلق سوائے اس کے نہ تھا کہ وہ جامعہ احمدیہ کا طالب علم تھا اور حضور اس کے پرنسپل تھے۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 181' 182)

اپنے پاس سے رقم دے کر جرمانہ ادا کروایا

محترم بریگیڈیر محمد وقیع الزمان خان صاحب تحریر کرتے ہیں:۔

ایک پروفیسر صاحب مجھے پسند نہ فرماتے تھے ایک امتحان کے بعد انہوں نے میرا پرچہ لیا اور میرے لکھے ہوئے جوابات کو تضحیک کے انداز میں کلاس کے سامنے پڑھ پڑھ کر سنانا شروع کر دیا۔ میں شہری ماحول سے گیا ہوا طالب علم تھا مجھے ناگوار گزرا۔ قادیان کی درس گاہوں کے آداب سے پوری طرح واقف نہ تھا اس لئے احتجاجاً کلاس سے اٹھ کر باہر آگیا اور پروفیسر صاحب کے روکنے کے باوجود نہ رکا۔ پروفیسر صاحب نے پرنسپل (یعنی حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب) کے پاس میری شکایت کی۔ حضور کو میرے جواب سے تسلی نہ ہوئی اور سزا سنائی کہ پانچ روپے جرمانہ یا پانچ چھڑیاں تمام کالج کے سامنے لگائی جائیں۔ حضور تو چند ماہ کے اندر ہی میرے وحشی قلب کو تسخیر کر چکے تھے حضور کی موجودگی میں ایک عجیب سپردگی کا عالم طاری ہو جاتا تھا۔ میں نے دریافت کیا کہ ان میں سے پہلی سزا کون سی ہے جرمانہ یا چھڑیاں۔ جو بھی پہلی سزا ہو وہی مجھے منظور ہے۔ ذرا سوچ کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمایا جرمانہ اصل سزا ہے اگر نہ دینا چاہو تو چھڑیاں کھانا ہوں گی۔ جرمانہ فلاں دن تک جمع کروادو۔

اس زمانے میں ایک طالب علم کے لئے پانچ روپے خاصی بڑی رقم ہوتی تھی ہمارے ہوسٹل کا سارے مہینے کا خوراک کا خرچ فی کس پانچ روپے کا قریب آتا تھا۔ جرمانہ داخل کرنے کی تاریخ سے ایک دن قبل بیت مبارک میں نماز عصر کے بعد مجھے ایک طرف بلایا اور پوچھا "تم نے جرمانہ ادا کر دیا ہے؟" میں نے عرض کیا نہیں۔ ابھی تک گھر سے منی آرڈر نہیں پہنچا ہے۔ آنکھیں نیچی کر کے شیروانی کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور پانچ روپے کا نوٹ مجھے دیا کہ جاؤ کل جرمانہ ضرور داخل کردو ورنہ سارے کالج کے سامنے چھڑیاں کھانا پڑیں گی اور ذرا رعایت نہیں ہوگی۔

"مت پوچھ کہ دل پر کیا گزری"

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 182)

ایک طالب علم کی درخواست پر دوسرے کی فیس معاف کر دی

مکرم ڈاکٹر سلطان محمود شاہد صاحب جو تعلیم الاسلام کالج میں پڑھتے رہے اور بعد میں اس کے پروفیسر بھی رہے تحریر کرتے ہیں:۔

1944ء میں تعلیم الاسلام کالج کا اجراء قادیان میں ہوا۔ تو آپ اس کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ میرے ایک عزیز نے لاہور میں میٹرک کا امتحان پاس کیا تو اس کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ وہ قادیان جا کر کالج میں تعلیم حاصل کرے۔ مگر مالی مشکلات اس کی راہ میں حائل تھیں۔ میں اس وقت بی۔ایس۔سی پاس کر چکا تھا اور ایم ایس سی کے لئے علی گڑھ یونیورسٹی میں داخلہ لیا تھا اپنے اس عزیز کی خواہش اور اس کے والد صاحب کے کہنے پر میں اس لڑکے کو لے کر قادیان پہنچا۔ انٹرویو میں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث بطور پرنسپل اپنے اساتذہ کے ہمراہ بیٹھے تھے۔ حضور سے میری خاص جان پہچان نہ تھی مگر جب میں اپنے اس عزیز کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اس لڑکے کی میٹرک میں فرسٹ ڈویژن ہے اور شوق رکھتا ہے کہ۔ تعلیم الاسلام کالج میں ہی پڑھے۔ مگر یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ حضور اس کی فیس معاف کردیں حضور نے اس کی خواہش اور میری درخواست کو منظور فرمایا اور اس کی فیس معاف کردی۔ تو یہ تھی مجھ پر حضور کی پہلی شفقت کہ ایک طالب علم کی درخواست پر دوسرے طالب علم کی فیس معاف فرمادی۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 183)

طلباء کو سیاہ گاؤن پہنانے کی وجہ

مکرم ڈاکٹر سلطان محمود شاہد صاحب لکھتے ہیں:۔

کالج کے طلباء میں امیر و غریب کا تفاوت دور کرنے کے لئے حضور نے سب طلباء کے لئے چھوٹا سیاہ گاؤن بطور یونیفارم لازم قرار دیا۔ جو کہ اہل علم کا امتیازی نشان سمجھا جاتا ہے۔ ایک دفعہ پروفیسر مکرم حمید احمد خاں صاحب جو اس وقت پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر تھے۔ تعلیم الاسلام کالج میں جلسہ تقسیم اسناد (کانووکیشن) کے لئے تشریف لائے۔ تو تمام طلباء کو سیاہ گاؤن پہنے دیکھ کر بہت متاثر ہوئے اور واپس پہنچ کر پنجاب یونیورسٹی کے پوسٹ گریجوایٹ طلباء کے لئے بھی سیاہ گاؤن پہننا لازمی قرار دیا۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 186)

ایک طالب علم کی صحت یابی کے لئے صدقہ بکرا

محترم صوفی پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب جو لمبا عرصہ تعلیم الاسلام کالج میں پڑھاتے رہے آپ کی طلباء سے ہمدردی اور محبت کا واقعہ بیان کرتے ہیں:۔

دعاؤں اور صدقات کی اہمیت اور عظیم افادیت پر کامل ایمان کے سلسلہ میں کالج کا ہی ایک اور واقعہ ہے مگر یہ لاہور کے کالج کے زمانہ کا ہے۔ 1952ء یا 1953ء کی بات ہے جبکہ کالج ڈی۔اے وی کالج کی بلڈنگ میں تھا اور وہیں کالج کا ہوسٹل تھا۔ کہ ہمارے ایک طالب علم عزیزم چوہدری الطاف حسینؒ اپنڈے سائی ٹس میں مبتلا ہوگئے۔ درد سے تڑپ رہے تھے۔ رنگ نیلا پڑ گیا۔ حالت خطرناک ہوگئی۔ ہم انہیں لے کر فوراً میو ہسپتال پہنچے تو وہاں سرجن آن ڈیوٹی مکرم پروفیسر قاضی مسعود احمد صاحب تھے جنہوں نے فوری آپریشن کرنے کو کہا۔ اس پر ہم نے جناب پرنسپل صاحب (حضور) سے رتن باغ لاہور میں آکر (جہاں حضور مقیم تھے) آپریشن کروانے کی اجازت طلب کی تو حضور نے فرمایا۔ آپریشن فوراً کروادیں۔ کالج کی طرف سے فوری طور پر ایک بکرا بطور صدقہ دیدیں۔ اور حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں ربوہ دعا کے لئے فوری تار دے دیں۔ ایسا ہی کیا گیا۔ آپریشن ہوا اور چند دن کے بعد عزیزم الطاف صاحب تندرست ہوکر ہوسٹل میں آگئے۔ اس موقعہ پر کالج کے ایک طالب علم کی جان کی خاطر حضور نے کالج کی طرف سے صدقہ دینے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ خلیفہ وقت کی دعا اور صدقہ کی برکت سے ہمارا یہ خوف امن سے بدل گیا۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 232)

حقیقی استاد کے خواص

محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب تحریر کرتے ہیں:۔

1944ء میں دسمبر کا مہینہ تھا اور تعلیم الاسلام کالج قادیان کی یونین کا افتتاحی اجلاس ہونا تھا۔ یونین کے عہدیداران نے جناب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج سے خواہش کی کہ افتتاحی اجلاس سے آپ خطاب فرماویں۔ آپ نے فرمایا اچھا دس پندرہ منٹ کے لئے میں طلبہ سے کچھ خطاب کروں گا۔ طلبہ نے دریافت کیا کہ آپ کے خطاب کا عنوان کیا ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا "حسن اور عشق" اس پر طلبہ (عہدیداران کالج یونین) ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ اور مسکرانے لگے کہ حضرت میاں صاحب نے (کالج کے زمانے میں حضور کو "میاں صاحب" کے خطاب سے یاد کیا جاتا تھا) یہ عجیب سا عنوان اپنی تقریر کے لئے چنا ہے۔ قادیان میں یہ خبر خوب پھیلی کہ آج شام کالج کے پرنسپل میاں صاحب اس عنوان پر تقریر کریں گے۔ وقت مقررہ پر کالج کا ہال طلبہ و دیگر سامعین سے کھچا کھچ بھر گیا۔ حضور نے تقریر فرمائی۔ تقریر کیا تھی علم و عمل کا ایک نیا نکتہ واضح کر دیا۔ تعلیم و تعلّم کے طریق کار کی عجیب طریقے سے وضاحت فرمائی۔ آپ نے فرمایا ہر طالب علم میں خدا تعالیٰ نے ایک مخفی حسن کسی نہ کسی کمال یا استعداد کے لحاظ سے ودیعت کیا ہوا ہوتا ہے حقیقی استاد وہ ہے جو اس حسن پر عاشق ہو کر ایک والہانہ جستجو اور سرگرمی کے ساتھ اس مخفی حسن کو اجاگر کرے اور پھر اس کی نشوونما کا سامان کرے تعلیم الاسلام کالج میں طلبہ سے اس پہلے خطاب میں ایک طرف طلبہ کو ان کی قدروقیمت سے روشناس کرا دیا گیا تو دوسری طرف اساتذہ کو اپنے فرائض یاد دلائے گئے تا دونوں اطراف کے تعاون سے صحیح اور شاندار نتائج پیدا ہوں۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 230، 231)

غریب اور بے سہارا طالب علم کی سرپرستی، محبت اور شفقت

محترم حکیم مولوی خورشید احمد صاحب سابق صدر عمومی ربوہ تحریر کرتے ہیں:۔

والد مرحوم کی وفات کے بعد مجھے تعلیم جاری رکھنے میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن آپ کی شفقت اور سرپرستی کی وجہ سے تعلیمی عرصہ بے فکری سے گزر گیا آپ نے از خود مجھے بتائے بغیر صدر انجمن احمدیہ سے میرے لئے آٹھ روپے ماہوار تعلیمی وظیفہ منظور کروایا اس سے مجھے بہت سہارا ہوا ان دنوں آٹھ روپے ماہوار مجھ جیسے غریب اور بے سہارا طالب علم کے لئے بہت غنیمت تھے یہ نہ بھی ہوتے تو حضور نے جو میرے ساتھ محبت اور پیار کا سلوک کیا وہ بہت بڑی دولت تھی جو مجھے حاصل تھی۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 252، 253)

اسی طرح 1943ء میں میں درجہ ثانیہ میں داخل ہوا یہ سال مولوی فاضل کے امتحان کی تیاری کا سال تھا میں نے امتحان میں اعلیٰ کامیابی کے حصول کے لئے سخت محنت کی چنانچہ سخت محنت مالی مشکلات اور غذا کی کمی کی وجہ سے میری صحت کافی گر گئی بدن کی ہڈیاں باہر نکل آئیں بہرحال مئی 1943ء میں میں نے مولوی فاضل کا امتحان دے دیا جامعہ احمدیہ سے ہمیں رخصت ہوگئی۔ نتیجہ نکلنے میں دو ماہ باقی تھے۔ مئی کے آخر میں ایک دن آپ نے مجھے اپنی کوٹھی النصرت بلایا فرمانے لگے "خورشید میں دیکھتا ہوں تمہاری صحت بہت گر گئی ہے ہم چند روز تک ڈلہوزی جا رہے ہیں تم بھی ہمارے ساتھ جاؤ گے۔ تمہاری صحت ٹھیک ہو جائے گی۔ جاؤ تیاری کرو۔" ڈلہوزی میں ہم قریباً چار ماہ رہے اس عرصہ میں آپ نے جامعہ احمدیہ کے تین اساتذہ مولانا ارجمند خان صاحب مرحوم مولانا ابوالعطاء صاحب مرحوم اور تیسرے مولانا ابوالحسن صاحب قدسی اور دو طلباء مولوی غلام باری صاحب سیف اور مولوی عبدالقدیر صاحب کو بھی سیر کے لئے بلایا ان سب نے حضور کے مہمان خانہ میں پندرہ روز سے ایک ماہ تک قیام کیا جی بھر کر سیر کی اور حضور نے بھی ان کی خاطر مدارت خاص توجہ سے کی جب آپ نے یہ محسوس کیا کہ اب ڈلہوزی ان سب کے چہروں پر نمایاں نظر آنے لگی ہے تو انہیں جانے کی اجازت دی ان سب کے قیام کے دوران میں نے حضور کے چہرہ مبارک پر ایک خاص مسرت اور شگفتگی دیکھی آپ اپنے مہمانوں کی خاطرداری صرف اپنے ملازموں پر نہ چھوڑتے بلکہ اکثر اوقات کئی دفعہ کھانے کا ڈونگہ یا پھلوں کی ڈش آپ خود اٹھا کر ہمارے پاس لے آتے اور فرماتے یہ بھی کھائیں پھر جب تینوں اساتذہ اور طلبہ کے ساتھ کی مجلس ہوتی تو بہت شگفتہ مذاق اور گہری پھول دار چوٹیں ایک دوسرے پر کی جاتیں۔ سبحان اللہ کیسا وقت تھا جو گزر گیا اور پھر ہاتھ نہ آیا اور کیسے بابرکت اور اللہ والے بزرگ تھے جو اس دنیا سے سدھار گئے اب روح کو تسکین اور مضطرب دلوں کو ڈھارس دینے کے لئے ان کی سہانی یادیں ان کی پیاری باتیں اور ان کی دلاویز مسکراہٹیں ہی باقی ہیں جو ان یادوں کو مشفق و مہربان ماں کی طرح لوریاں دے کر سلا دیتی ہیں۔

ان سب کے چلے جانے کے بعد میں آپ کے ساتھ ہی رہا اور اس وقت واپس آیا جب آپ بمعہ بیگم صاحبہ و بچگان ڈلہوزی سے واپس تشریف لائے ڈلہوزی میں قیام کے دوران میں نے اپنے ساتھ آپ کا اور بیگم صاحبہ کا سلوک بہت مشفقانہ دیکھا میرے لئے وہی کھانا بھجوایا جاتا جو آپ خود کھاتے بلکہ حضرت بیگم صاحبہ کے حکم پر دونوں وقت دودھ کی ایک پیالی اور کچھ پھل بھجوائے جاتے تاکہ اچھی غذا اور دودھ سے میری صحت اچھی ہو جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے فضل سے اور حضور رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ کی اپنے خادم پر خاص شفقت اور توجہ سے ڈلہوزی میں قیام کے دوران میری صحت کافی اچھی ہوگئی تھی۔

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی یہ شفقت محض للہ فی اللہ اور حضور کے خیال میں ایک ذہین لائق اور شریف طالب علم کی دلداری کے لئے تھی حضور کا خیال تھا کہ یہ طالب تھوڑی سی توجہ کے ساتھ بہت کچھ بن سکتا ہے چنانچہ حضور نے اسی نظریہ سے مجھے نوازا۔ اور میرے ساتھ محبت اور شفقت کا وہی سلوک کیا جو ایک عظیم استاد اپنے لائق شاگرد سے یا ایک باپ اپنی اولاد سے کرسکتا ہے حقیقت بھی یہی ہے کہ حضرت اقدس رحمہ اللہ تعالیٰ کی سرپرستی اور شفقت نے مجھے باپ کی یاد بھلادی اور میری آئندہ زندگی میں کامیابی کی وہ راہیں کھول دیں جنہیں کھولنا ان کی سرپرستی کے بغیر میرے لئے مشکل تھا۔ میں تو ایک غریب بے سہارا اور بے وسیلہ طالب علم تھا۔ حضور کی شفقت اور سرپرستی ہی تھی جس نے مجھے سہارا دیا اندھیرے میں روشنی عطا کی اور جو اب تک میرے لئے مشعل راہ کا کام دے رہی ہے۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 253،254)

اپنی طرف سے ایک طالب علم کے لئے دعوت

محترم حکیم مولوی خورشید احمد صاحب لکھتے ہیں:۔

میں مولوی فاضل کا امتحان دینے کے بعد ڈلہوزی آیا تھا نتیجہ کا انتظار تھا۔ ایک روز میں اور مولوی غلام باری صاحب سیف سیر کرنے کے بعد سرکلر روڈ پر واپس آرہے تھے کہ راستہ میں مکرم مولوی عبدالقدیر صاحب بھاگم بھاگ آتے ملے ہمیں دیکھا تو زور سے مجھے مبارک باد دی اور کہا کہ آپ کو مبارک ہو مولوی فاضل کا نتیجہ نکل آیا ہے۔ آپ پنجاب یونیورسٹی میں اول آئے ہیں یہ سنتے ہی میں نے وہیں سجدہ شکر ادا کیا کوٹھی حضرت اقدس رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ہماری انتظار میں تھے بہت مسرور تھے مجھے دیکھتے ہی فرمانے لگے میاں خورشید (یہ میاں کا لقب مجھے ڈلہوزی آکر ملا تھا) مبارک ہو آپ پنجاب یونیورسٹی میں اول آئے ہیں میرا پہلے ہی خیال تھا کہ آپ اس دفعہ یونیورسٹی میں top پوزیشن حاصل کریں گے۔ میرے ساتھیوں نے کہا کہ اب ان پر مٹھائی واجب ہوگئی ہے اس پر حضور نے فرمایا کہ ان کی مٹھائی میں کھلاؤں گا چنانچہ حضور اقدس نے ایک دو روز بعد میری اعلیٰ کامیابی کی خوشی میں اپنی کوٹھی میں شاندار دعوت دی جس میں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی، حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب مرحوم اور جملہ احمدی احباب جو اس وقت ڈلہوزی تشریف لائے ہوئے تھے بلائے اس موقع پر مجلس برخاست ہونے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کچھ وقت حضرت اقدس کے پاس ہی رہے اس وقت حضور نے حضرت اقدس رحمہ اللہ تعالیٰ سے فرمایا کہ خورشید کو اور ان کے ساتھیوں کو جنہوں نے مولوی فاضل میں اچھی پوزیشن لی ہے کہا جائے کہ وہ زندگی وقف کریں میرے کلاس فیلو ملک مبارک احمد صاحب نے تیسری پوزیشن اور مولوی محمد عثمان صاحب نے چوتھی حاصل کی تھی چنانچہ حضرت اقدس رحمہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اور میرے ساتھیوں کو حضور کا یہ پیغام پہنچادیا۔

جس پر ہم نے اپنی زندگی وقف کردی۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 254)

ایک بیمار طالب علم کی دلداری

مکرم سعید احمد سعید صاحب چاہ بوہڑ والا ملتان چھاؤنی سے لکھتے ہیں۔

خاکسار 1957ء تا 1959ء تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں زیر تعلیم رہا ہے ان دنوں خاکسار کو اعصابی دورے پڑتے تھے بعض لوگ اس کو مرگی کا دورہ بھی کہتے تھے۔ مہینہ میں کئی بار دورہ پڑتا تھا اور اکثر اوقات کئی کئی گھنٹے بے ہوشی رہتی تھی حضور اس وقت کالج کے پرنسپل تھے۔

ایک دن خاکسار کو بہت ہی سخت قسم کا دورہ پڑا۔ کافی دیر تک ہوش نہیں آرہا تھا۔ سارا فضل عمر ہوسٹل پریشان تھا آخر کار حضور کو کوٹھی پر اطلاع دی گئی کہ سعید احمد سعید ہوسٹل میں دورہ پڑنے سے بے ہوش ہوگیا ہے۔ حضور اسی وقت ہوسٹل میں تشریف لائے اور میری چارپائی پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر کھڑے ہو کر اجتماعی لمبی دعا کی۔ جونہی حضور نے دعا ختم کی خاکسار کو ہوش آگیا۔ آنکھیں کھولیں تو عجیب نظارہ دیکھا کہ حضور محبت اور شفقت سے میرے پاؤں اور ٹانگیں دبا رہے تھے۔ میں نے حضور سے درخواست کی کہ حضور مجھے شرمندہ نہ کریں آپ آرام فرمائیں اور گھر تشریف لے جائیں۔ حضور فوری طور پر مسکرائے اور فرمایا "میں نہیں جاتا" آج تم سگریٹ پی لو اجازت ہے۔ تم نے سگریٹ پینی ہوگی۔ خاکسار بہت شرمندہ ہوا اور حضور کی دعاؤں کے طفیل سگریٹ نوشی ترک کردی اور اب اللہ کے فضل سے وہ بیماری ختم ہوگئی ہے اور اب میں رو بصحت ہوں۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 292)

ذہین بچوں کی حوصلہ افزائی

ایک صاحب لکھتے ہیں

آپ کا یہ اصول تھا کہ ہر شخص کو اس کا حق ملنا چاہئے کسی ایک غلطی یا کمزوری کی بناء پر اس کو بقیہ حقوق سے محروم نہیں کرنا چاہئے ایک دفعہ میں نے ایک غریب لڑکے کی حضور کو سفارش کی کہ حضور اس کا وظیفہ مقرر فرمادیں بات کرتے وقت میرے منہ سے یہ فقرہ نکل گیا۔ لیکن حضور اس میں ایک خرابی ہے وہ یہ کہ یہ طالب علم ایک کمزور احمدی ہے اعتراضات کرتا ہے اور ان اعتراضات میں حضور کی ذات مبارک تک کو شامل کرلیتا ہے حضور نے مجھے نظر اٹھا کر دیکھا پھر کیا ہوا اچھا ذہین ہے پڑھتا ہے اور اتنا غریب ہے کہ اپنا خرچ نہ اٹھا سکے میں نے عرض کیا حضور یہ باتیں تو ہیں فرمانے لگے پھر اس کا حق ہے کہ اس کی مدد کی جائے۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 38)

رانا مبارک احمد صاحب

ایک عظیم امام

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ

آپ گیلان میں 471ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نام عبدالقادر اور کنیت ابو محمد تھی۔ آپ کے والد کا نام سید موسیٰ اور کنیت ابو صالح ہے۔ آپ کی والدہ محترمہ کا نام فاطمہ کنیت ام الخیر ہے آپ کی والدہ کے والد محترم کا نام عبداللہ الصومعی تھا۔ آپ کے دادا کا نام ابو عبداللہ یحییٰ ہے آپ اپنے والد کی طرف سے حسنی اور ماں کی جانب سے حسینی سید تھے آپ کے نانا گیلان کے رؤسا میں تھے نہایت پرہیزگار نیک اور صالح تھے آپ کی والدہ بھی بہت نیک اور متقی خاتون تھی۔

تعلیم

آپ تعلیم حاصل کرنے کے لئے بڑی ہی تکلیفوں سے دوچار ہوئے بغداد کے مشہور مدرسہ نظامیہ میں پڑھائی کرتے رہے آپ نے تیرہ علوم میں مہارت حاصل کی۔ قرآن کریم کی تفسیر، حدیث فقہ میں خوب محنت کرکے خصوصی مہارت حاصل کی۔

کتب

آپ نے متعدد تصانیف لکھی ہیں جن میں غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب زیادہ مشہور ہیں آپ نے یہ کتب لکھ کر دین کی بہت بڑی خدمت سرانجام دی۔ فتوح الغیب کتاب کی حضرت مسیح موعود نے بھی بڑی ہی تعریف کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں "سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب فتوح الغیب بڑی ہی عمدہ کتاب ہے میں نے اس کو کئی مرتبہ پڑھا ہے بدعات سے پاک ہے بعض کتابیں صوفیوں کی اس قسم کی بھی ہیں ان میں بدعات بھی داخل ہو گئی ہیں لیکن یہ کتاب بہت ہی عمدہ ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص نمبر 396)

پھر حضرت مسیح موعود نے آپ کے بارے میں فرمایا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بڑے خدا رسیدہ اور بڑے قبولیت والے انسان تھے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ جس نے خدا تعالیٰ کا راہ دیکھنا ہو وہ قرآن شریف کو پڑھے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص نمبر 82)

مسیح موعود نے آپ کے چند اشعار اپنی کتب میں لکھے ہیں ان میں آپ دکھوں پر صبر کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔ کہ "انبیاء علیہم السلام کو دیکھو۔ اوائل میں کس قدر دکھ ملتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی طرف دیکھو کہ آپ کو مکی زندگی میں کس قدر دکھ اٹھانے پڑے۔ طائف میں جب آپ گئے تو اس قدر آپ کو پتھر پڑے کہ خون جاری ہوگیا۔ تب آپؐ نے فرمایا کہ کیسا وقت ہے میں کلام کرتا ہوں اور لوگ منہ پھیر لیتے ہیں اور کہا اے میرے رب میں اس دکھ پر صبر کروں گا جب تک کہ تو راضی ہوجاوے۔

اولیاء اور اہل اللہ کا یہی مسلک اور عقیدہ ہوتا ہے۔ سید عبدالقادر جیلانی لکھتے ہیں کہ عشق کا خاصہ ہے کہ مصائب آتے ہیں۔

مصائب اور تکالیف پر اگر صبر کیا جاوے اور خدا تعالیٰ کی قضا کے ساتھ رضا ظاہر کی جاوے تو وہ مشکل کشائی کا مقدمہ ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 298)

اسی طرح سید عبدالقادر صاحب نے بھی قصائد لکھے ہیں۔

(ملفوظات جلد سوئم ص 162)

آپ کی سچائی کا ایک واقعہ

حضرت مسیح موعود نے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی سچائی تقویٰ صدق کا ایک واقعہ نہایت ہی تفصیل کے ساتھ ارشاد فرمایا ہے حضور فرماتے ہیں۔

"اصل بات یہ ہے کہ تقویٰ کا رعب دوسروں پر پڑتا ہے اور خدا تعالیٰ متقیوں کو ضائع نہیں کرتا۔ میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ حضرت سید عبدالقادر صاحب جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جو بڑے اکابر میں سے ہوئے ہیں ان کا نفس بڑا مطہر تھا۔ ایک بار انہوں نے اپنی والدہ سے کہا کہ میرا دل دنیا سے برداشتہ ہے میں چاہتا ہوں۔ کہ کوئی پیشوا تلاش کروں۔ جو مجھے سکینت اور اطمینان کی راہیں دکھلائے۔

والدہ نے جب دیکھا کہ یہ اب ہمارے کام کا نہیں رہا تو ان کی بات کو مان لیا اور کہا کہ اچھا میں تجھے رخصت کرتی ہوں۔ یہ کہہ کر اندر گئی اور اسی مہریں جو اس نے جمع کی ہوئی تھیں اٹھا کر لائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور کہا کہ ان مہروں سے حصہ شرعی کے موافق چالیس مہریں تیری ہیں اور چالیس تیرے بڑے بھائی کی۔ اس لئے چالیس مہریں تجھے بحصہ رسدی دیتی ہوں۔ یہ کہہ کر وہ چالیس مہریں ان کی بغل کے نیچے پیراہن میں سی دیں اور کہا کہ امن کی جگہ پہنچ کر نکال لینا۔ اور عندالضرورت اپنے صرف میں لانا۔ سید عبدالقادر صاحب نے اپنی والدہ سے عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرما دیں۔ انہوں نے کہا کہ بیٹا جھوٹ کبھی نہ بولنا۔ اس سے بڑی برکت ہوگی۔ اتنا سن کر آپ رخصت ہوئے۔ اتفاق ایسا ہوا کہ جس جنگل میں سے ہو کر آپ گزرے اس میں چند راہزن قزاق رہتے تھے۔ جو مسافروں کو لوٹ لیا کرتے تھے۔ دور سے سید عبدالقادر صاحب پر ان کی نظر پڑی قریب آئے تو انہیں کمبل پوش فقیر سا دیکھا۔ ایکنے ہنسی سے دریافت کیا۔ تیرے پاس کچھ ہے؟ آپ ابھی اپنی والدہ سے تازہ نصیحت سن کر آئے تھے کہ جھوٹ نہ بولنا فی الفور جواب دیا کہ ہاں چالیس مہریں میری بغل کے نیچے ہیں جو میری والدہ صاحبہ نے کیسہ کی طرح سی دی ہیں۔ اس قزاق نے سمجھا کہ یہ ٹھٹھا کرتا ہے۔ دوسرے قزاق نے جب پوچھا تو اس کو بھی یہی جواب دیا۔ الغرض ہر ایک چور کو یہی جواب دیا۔ وہ ان کو اپنے امیر قزاق کے پاس لے گئے۔ کہ بار بار یہی کہتا ہے امیر نے کہا۔ اس کا کپڑا دیکھو تو سہی جب تلاشی لی گئی تو واقعی چالیس مہریں برآمد ہوئیں۔ وہ حیران ہوئے کہ یہ عجیب آدمی ہے ہم نے ایسا آدمی کبھی نہیں دیکھا۔ امیر نے آپ سے دریافت کیا کہ کیا وجہ ہے کہ تو نے اس طرح پر اپنے مال کا پتہ بتا دیا؟ آپ نے فرمایا۔ کہ میں خدا کے دین کی تلاش میں جاتا ہوں روانگی پر والدہ صاحبہ نے نصیحت فرمائی تھی کہ جھوٹ کبھی نہ بولنا یہ سن کر امیر قزاقان رو پڑا اور کہا کہ آہ میں نے ایک بار بھی خدا تعالیٰ کا حکم نہ مانا۔ چوروں سے مخاطب ہو کر کہا کہ اس کلمہ اور اس شخص کی استقامت نے میرا تو کام تمام کر دیا ہے اب میں تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتا۔ اور توبہ کرتا ہوں اس کے کہنے کے ساتھ ہی چوروں نے بھی توبہ کر لی.... میں "چوروں قطب بنایا ای" اسی واقعہ کو سمجھتا ہوں الغرض سید عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلے بیعت کرنے والے چور ہی تھے۔

(ملفوظات جلد اول ص 50-49)

آپ نے علم حاصل کرنے کے لئے بہت سی تکلیفیں اٹھائیں۔ اور بڑے ہی صبر کے ساتھ ان کو برداشت کرتے رہے آپ خود فرماتے ہیں کہ جب زیادہ تکلیفیں ہوتیں تو اللہ تعالیٰ کا کلام پڑھنا شروع کرتے۔ آپ کی خوراک بہت ہی سادہ تھی۔ آپ عبادت کے لئے جنگل میں بھی نکل جاتے اور وہاں پر ہی عبادت کے ساتھ اپنا گزارا کرتے۔ آپ کے وعظ میں اتنا اثر تھا۔ کہ آپ کی تبلیغ سے ہزاروں یہودی اور عیسائی اپنے کفر و شرک سے توبہ کر لیتے۔ آپ نے دعوت الی اللہ کا فریضہ بھی انجام دیا۔ چنانچہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے ایک دفعہ فرمایا۔ کہ میرا دل کرتا ہے۔ اور میرے دل کی خواہش ہے کہ دور ویرانوں میں جنگلوں میں رہوں اور مجھے کوئی نہ دیکھے۔ اور نہ میں کسی کو دیکھوں۔ اور صرف اللہ کی ہی عبادت کرتا رہوں۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی اصلاح کا کام بھی مجھ سے لینا ہے میرے ذریعہ سے پانچ ہزار یہودی اور عیسائی اسلام قبول کر چکے ہیں اور لاکھوں کی تعداد میں غلط کار لوگوں کی اصلاح ہو چکی ہے آپ کا روزانہ کا دستور تھا کہ آپ درس دیتے اور دعوت الی اللہ کا کام کرتے تھے۔

(قلائد الجواہر)

حضرت مسیح موعود بھی بہت دفعہ آپ کا ذکر خیر کرتے رہے۔ ان میں چند ایک کا ذکر مختصر تحریر ہے۔

خدا تعالیٰ کے کامل بندہ

در حقیقت شیخ عبدالقادر جیلانی خدا تعالیٰ کے کامل بندوں میں سے تھے اگر ان پر معجزات کے متعلق اعتراض کیا جاوے تو پھر یہ اعتراض تمام انبیاء پر وارد ہوتا ہے یہ ان صوفیوں کی غلط اصطلاحوں کی پیروی کا نتیجہ ہے جس کی تصدیق قرآن و حدیث سے نہیں ملتی۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 361)

کفر کا فتویٰ

عجیب بات یہ ہے کہ جتنے اہل اللہ گزرے ان میں کوئی بھی تکفیر سے نہیں بچا۔ کیسے کیسے مقدس اور صاحب برکات تھے۔ حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ پر بھی قریباً دو سو علماء وقت نے کفر کا فتویٰ لکھا تھا۔

ابن جوزی جو محدث وقت تھا۔ اس نے ان کی تکفیر کی نسبت ایک خطرناک کتاب تالیف کی اور اس کا نام تلبیس ابلیس رکھا۔ سنا گیا ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب پر بھی کفر کا فتویٰ لگایا گیا تھا یہ تو کفر بھی مبارک ہے جو ہمیشہ اولیاء اور خدا تعالیٰ کے مقدس لوگوں کے حصہ میں ہی آتا رہا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 611)

قرآن کریم پڑھنا چاہیئے

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ بڑے خدا رسیدہ اور بڑے قبولیت والے انسان تھے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ جس نے خدا تعالیٰ کا راہ دیکھنا ہو وہ قرآن شریف کو پڑھے اب اگر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ طریق پر کچھ بڑھالیں اور نئی باتیں ایجاد کریں یا اس کے برخلاف چلیں تو یہ کفر ہوگا۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 82)

عبادت کا ثواب ضائع ہونا

عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب آدمی عارف ہو جاتا ہے تو اس کی عبادت کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے کیونکہ جب نفس مطمئنہ ہو گیا تو ثواب کیسے رہا؟ نفس کی مخالفت کرنے سے ثواب تھا وہ اب رہی نہیں۔

(ملفوظات جلد دوئم ص 553)

دعا

عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا کے ساتھ شقی سعید کیا جاتا ہے بلکہ وہ تو یہاں تک کہتے ہیں کہ شدید الاختفا امور مشبہ بالمبرم بھی دور کئے جاتے ہیں۔

(ملفوظات جلد دوم ص 167)

آپ کی سبقت اور فضیلت کی وجہ

حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ بڑے مخلص اور شان کے لائق تھے۔ کیا ان کے عہد میں لوگ نماز روزہ نہ کرتے تھے؟ پھر ان کو سب پر سبقت اور فضیلت کیوں ہے؟ اس لئے کہ دوسروں میں وہ بات نہ تھی۔ جو ان میں تھی۔ یہ ایک روح ہوتی ہے جب پیدا ہو جاتی ہے تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدوں میں شامل کر لیتا ہے لیکن وہ ملعونی زندگی خدا تعالیٰ کو منظور نہیں جو نماز اور روزہ کی حالت اور صورت میں ریاکاری اور تصنع سے آدمی بنا لیتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 662)

مجاہدات

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ مجاہدات عجیب اکسیر ہیں سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے کیسے کیسے مجاہدات کئے ہندوستان میں جو اکابر گزرے ہیں۔

جیسے معین الدین چشتی اور فریدالدین رحمہ اللہ تعالیٰ ان کے حالات پڑھو! تو معلوم ہو کہ کیسے کیسے مجاہدات ان کو کرنے پڑتے ہیں۔ مجاہدہ کے بغیر حقیقت کھلتی نہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 242)

شریعت کی پابندی

حضرت مسیح موعود لکھتے ہیں۔ دیکھو ابوالحسن خرقانی۔ بایزید بسطامی یا شیخ عبدالقادر جیلانی صاحب رحمہ اللہ علیہم اجمعین وغیرہ یہ سب خدا تعالیٰ کے مقرب تھے اور انہیں نے بھی شریعت ہی کی پابندی سے یہ درجہ پایا تھا۔ نہ کہ کوئی نئی شریعت بنا کر۔

(ملفوظات جلد سوم ص 154)

وفات

صرف خدا تعالیٰ کی ذات ایسی ہے جو ہمیشہ زندہ رہنے والی ہے خدا کی راہ میں زندگی گزارنے کے بعد شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ 562ھ میں اللہ تعالیٰ کے حاضر ہو گئے۔ فوت ہوتے وقت آپ کی زبان پر کلمہ جاری تھا۔ اور توحید کی آوازیں آ رہی تھیں۔

سومنات کی تسخیر

برصغیر کی تاریخ میں سومنات کی فتح ایک عظیم واقعہ کا درجہ رکھتی ہے۔ یہ عظیم واقعہ 6۔ جنوری 1026ء کو پیش آیا تھا۔ یہی وہ عظیم واقعہ تھا' جس کے باعث تاریخ محمود غزنوی کو بت شکن کے خطاب سے یاد کرتی ہے۔

محمود غزنوی 971ء میں غزنی میں پیدا ہوا تھا۔ اس کے والد امیر سبکتگین غزنی کے حاکم تھے۔ والد کی وفات کے بعد وہ 27 برس کی عمر میں غزنی کے تخت پر بیٹھا۔ اس وقت اس کی قلم رو میں افغانستان' خراسان' سیستان اور مشرقی ایران کے علاقے شامل تھے۔

محمود بڑا بہادر اور مہم جو سلطان تھا۔ خلیفہ بغداد نے اس کی تخت نشینی پر اسے یمین الدولہ اور امین الملت کے خطابات عطا کئے تھے۔

اس نے ہندوستان پر سترہ حملے کئے اور ایک دفعہ بھی ناکام واپس نہ گیا۔ تاہم اس کا سب سے مشہور حملہ اس کا سولہواں حملہ ہے جس میں اس نے سومنات کا مندر تسخیر کیا۔ یہ سومنات کا مندر ایک مرکزی مندر تھا جہاں شو دیوتا یعنی چاند دیوتا کی عبادت ہوتی تھی۔ یہ مندر کاٹھیاواڑ کے علاقے میں ایک نہایت محفوظ قلعہ بند جزیرہ میں واقع تھا۔ ساحل سے ایک پتلی سی پٹی اسے خشکی سے ملاتی تھی۔ جس پر فصیلیں بنا دی گئی تھیں مندر میں بے حساب مال و دولت تھی۔ محمود کی متواتر فتوحات سے یہ بات مشہور ہو گئی تھی کہ سومنات کا دیوتا باقی دیوتاؤں سے ناراض ہے اور اسی وجہ سے وہ دیوتا محمود کے مقابلے میں بے دست و پا ہو گئے ہیں۔ محمود نے یہ سن کر سومنات پر چڑھائی کا عزم کیا اور غزنی سے ملتان آکر تیاری شروع کر دی۔ پانی اور رسد کا انتظام کر کے اجمیر اور جیسلمیر کے راستے یکایک کاٹھیاواڑ کے علاقے انیل واڑہ میں نمودار ہوا۔ راجہ خوفزدہ ہو کر بھاگ گیا اور محمود سومنات کے سامنے آ پہنچا لیکن قلعہ کی محافظ فوج نے ایسا جم کر مقابلہ کیا کہ قلعہ فتح نہ ہو سکا۔

اسی اثنا میں قرب و جوار کے راجے فوجیں لے کر سومنات کو بچانے کے لئے آن پہنچے۔ قلعہ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب آج کل امریکہ تشریف لے گئے ہیں وہاں مورخہ 6۔ نومبر 2000ء کو ان کے دل کا آپریشن ہوا ہے۔ مگر آپریشن کے بعد سٹروک (Strock) کے نتیجہ میں حالت تسلی بخش نہیں ہے۔

احباب کرام سے ان کی شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب حال 23 رحمان کالونی ربوہ تحریر فرماتے ہیں۔

میرے پاؤں کا زخم بہت بہتر ہو رہا ہے تاہم مکمل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے میری بیٹی عزیزہ ناصرہ بابر کی حالت بھی بہتر ہو رہی ہے اور اسی ماہ کسی مناسب وقت آپریشن متوقع ہے۔

احباب سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم ناصر احمد صاحب کارکن الفضل کی بھاوجہ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ دارالعلوم شرقی ربوہ اہلیہ مکرم منور احمد قمر صاحب حال جرمنی شوگر اور جوڑوں کے درد کی وجہ سے بیمار ہیں

○ احمدیہ بیت الذکر گھٹیالیاں۔ ضلع سیالکوٹ میں ہونے والے ظالمانہ واقعہ میں وقف نو کا ایک مجاہد نسیم احمد ولد محمد اسلم کنور صاحب عمر تیرہ سال ٹانگ میں گولی لگنے کی وجہ سے شدید زخمی ہو گیا ہے اور اس وقت لاہور میں زیر علاج ہے۔ اس حادثہ میں محمد اسلم کنور صاحب اور ان کا ایک اور بیٹا بھی زخمی ہوئے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دردول سے دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے انہیں جلد صحت اور شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ نیز دیگر زخمی احباب کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

(وکالت وقف نو)

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم بشارت احمد صاحب چک سکندر ضلع گجرات حال سپین کو مورخہ 17۔ اکتوبر 2000ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام "فراست احمد" تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم بشیر احمد صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ کا پوتا اور مکرم محمد اعظم صاحب پٹواری چھوکر خورد ضلع گجرات کا نواسہ ہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو باعمر، سعادت مند اور خادم دین بنائے۔

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم محمد ایوب صاحب بابت ترکہ مکرم صوبیدار میجر محمد حنیف صاحب)

مکرم محمد ایوب صاحب وغیرہ پسران مکرم صوبیدار میجر محمد حنیف صاحب ساکنان ٹاؤن شپ لاہور نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد .قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ایک عدد قطعہ / مکان نمبر 9/10 واقع محلہ دارالنصر غربی ربوہ برقبہ 10 مرلہ ان کے نام بطور مقاطع گیر منتقل کردہ ہے۔ ان کا یہ قطعہ / مکان ہم تین بھائیوں مکرم محمد یونس شمس صاحب مکرم محمد ادریس صاحب اور خاکسار محمد ایوب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1۔ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم محمد الیاس صاحب (بیٹا)
3۔ محترمہ حمیدہ بشارت صاحبہ (بیٹی)
4۔ محترمہ امتہ النصیر رحمٰن صاحبہ (بیٹی)
5۔ محترمہ بشریٰ پروین صاحبہ (بیٹی)
6۔ محترمہ رابعہ تبسم صاحبہ (بیٹی)
7۔ مکرم محمد یونس شمس صاحب (بیٹا)
8۔ مکرم محمد ادریس صاحب (بیٹا)
9۔ مکرم محمد ایوب صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 6

سے باہر ایک خونریز معرکہ ہوا اور راجے شکست کھا کر بھاگ گئے۔ محصورین کا دل بیٹھ گیا اور وہ کشتیوں میں بیٹھ کر فرار ہو گئے۔ اور اس طرح دو دن کے بعد قلعہ فتح ہو گیا۔ محمود زمین دوز راستے کے ذریعے مندر میں داخل ہوا اور اپنا فولادی گرز گھما کر اس نے سب کو گرا کر دیا۔ دو ہفتے کے قیام کے بعد محمود بیش بہا جواہرات اور زر کثیر لے کر واپس روانہ ہوا۔

محمود کی یہ مہم عسکری ذہانت کا بہترین نمونہ تھی۔ اس نے محمود کو حیات جاوید بخشی اور اس کی شہرت تمام ممالک اسلامیہ میں گونج اٹھی۔ اسی واقعہ کی بدولت اسے بت شکن کا تاریخی خطاب ملا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 7۔ نومبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 18 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 29 سنٹی گریڈ
بدھ 8۔ نومبر غروب آفتاب۔ 5-16
جمعرات 9۔ نومبر طلوع فجر۔ 5-06
جمعرات 9۔ نومبر طلوع آفتاب 6-29

ملکی پیداوار میں اضافہ

مالی سال 2000-1999ء کے دوران ملکی معیشت میں کچھ بہتری اور استحکام کے آثار نظر آئے ہیں اور پیداوار کی شرح میں اضافہ ہوا ہے۔ یہ بات کراچی میں جاری ہونے والی سٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ میں بتائی گئی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پچھلے سال اکتوبر کے بعد نئی حکومت کے اقتصادی ایجنڈے کے باعث معیشت میں بنیادی تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ یہ ایجنڈا احتساب' بہتر نظم و نسق' ٹیکسوں کے نظام کو وسیع کرنے اور دولت کو چھپانے کے طریقوں کے خاتمے پر مبنی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ زرعی شعبے کی بہترین کارکردگی کے نتیجے میں مجموعی ملکی پیداوار کی شرح میں 4.8 فیصد تک اضافہ ہوا جبکہ ایک سال پہلے یہ شرح 3.1 فیصد تھی۔ رائٹر کے مطابق سٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ خام ملکی پیداوار میں کمی کی بڑی وجہ پانی کی قلت کے باعث زرعی پیداوار میں کمی' سخت مالیاتی پالیسی اور تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافہ ہے۔ سٹیٹ بینک نے مزید کہا کہ سال بہ سال کے لحاظ سے افراط زر میں 6 سے 7 فیصد اضافہ ہو گا۔ جس کی وجہ سے تیل کی قیمتوں میں اضافے کے ساتھ ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قیمت میں کمی ہے۔

مزار قائد کے سامنے بم دھماکہ۔ 3 ہلاک

ایم اے جناح روڈ پر مزار قائداعظم کے سامنے روزنامہ نوائے وقت کراچی کے شعبہ اشتہارات کے بکنگ آفس میں بم دھماکے سے ایک خاتون' شعبہ اشتہارات کے مینیجر اور سرکولیشن مینیجر ہلاک اور پانچ افراد زخمی ہو گئے۔ شعبہ اشتہارات کی دیواریں اڑ کر ایم اے جناح روڈ پر جا گریں جس سے کئی گاڑیوں اور راہ گیروں کو نقصان پہنچا۔ دھماکے سے اطراف کی عمارتیں لرز گئیں اور دھماکے کی آواز دور دور تک سنی گئی۔ زخمیوں کو فوری طور پر ہسپتال پہنچا دیا گیا۔

سکھ یاتری نہیں بھیج سکتے۔ بھارت

بھارت کی ریلوے حکام کی ہٹ دھرمی کے باعث 3 ہزار سکھ یاتری پاکستان میں موجود اپنی عبادت گاہوں سے محروم رہ جائیں گے۔ تفصیلات کے مطابق پاک بھارت باہمی معاہدے کی رو سے پاکستان کی طرف سے 3 خصوصی ٹرینیں بھارت کے شہر روانہ ہونا تھیں جنہوں نے سکھ یاتریوں کو پاکستان میں ان کی عبادت گاہوں تک لانا اور واپس پہنچانا تھا۔ حکومت پاکستان اور ریلوے حکام نے تمام انتظامات مکمل کر کے بھارتی ریلوے کو آگاہ کیا تو بھارت نے 3 ہزار سکھ یاتری پاکستان بھیجنے سے انکار کر دیا۔

غلطیوں کا اعتراف

صوبائی وزیر بلدیات نے کہا ہے کہ بلدیاتی الیکشن کی تاریخ میں توسیع نہیں کی جائے گی۔ یہ مقررہ تاریخ 31 دسمبر کو ہوں گے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ڈی جی پی آر میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ نئی بننے والی ووٹر لسٹوں میں غلطیاں موجود تھیں جنہیں دور کیا جا رہا ہے۔

مشرف حکومت برقرار رہے گی

چیف ایگزیکٹو کے پریس سیکرٹری اور آئی ایس پی آر کے سربراہ میجر جنرل راشد قریشی نے کہا ہے کہ جنرل پرویز مشرف کی حکومت اپنا کام مکمل کرنے تک برقرار رہے گی اور اس وقت تک کسی سول نظام کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا انہوں نے یہ بات امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ کے اسلام آباد میں نمائندہ سے بات چیت کرتے ہوئے کہی۔

غربت مٹاؤ پروگرام سے لوگ مطمئن نہیں

موجودہ حکومت کی جانب سے غریب عوام کی حالت سدھارنے کے لئے شروع کئے گئے غربت مکاؤ پر عمل درآمد اور حاصل کردہ نتائج کے حوالے سے مقامی اخبار کے مختلف سٹیشنوں سے موصولہ رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ مجموعی طور پر لوگ اس سے زیادہ مطمئن اور پر یقین نہیں ہیں۔ ماہرین اقتصادیات' ریسرچ سکالرز' سیاستدانوں اور محنت کشوں کا کہنا ہے کہ چاروں صوبوں میں مارچ 2000ء کو شروع ہونے والے اس پروگرام پر ایک طرف 31 دسمبر 2000ء تک عملدرآمد مشکل نظر آتا ہے۔ دوسری جانب غربت ختم کرنے کے لئے یہ پروگرام کافی نہیں ہے۔

مشرف کا کلنٹن کو خط

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے امریکہ کے صدر بل کلنٹن کے نام خط میں ان پر زور دیا ہے کہ وہ مشرق وسطیٰ میں امن کے عمل کی بحالی کے لئے مستقل مزاجی سے کوششیں جاری رکھیں کیونکہ ماضی میں انہوں نے اس سلسلہ میں بے مثل کام کیا ہے۔

الفضل کو اپنے مشوروں اور آراء سے مطلع فرماتے رہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

امریکہ کی انتخابی مہم کا آخری دن

امریکہ کی دو بڑی جماعتوں ڈیموکریٹک پارٹی کے صدارتی امیدوار الگور اور ری پبلک کے امیدوار جارج ڈبلیو بش نے اپنی انتخابی مہم کا آخری روز انتہائی مصروف گزارا۔ بی بی سی کے مطابق دونوں امیدواروں نے اپنی اپنی توجہ ان ریاستوں پر مرکوز رکھی جہاں اہم مسائل فیصلہ کن ثابت ہو سکتے تھے۔ الگور نے فلوریڈا میں ایک انتخابی ریلی سے خطاب کیا اور سیاہ فام امریکیوں کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کی جبکہ بش نے اسی ریاست فلوریڈا میں ہسپانوی آبادی اور بڑی عمر کے لوگوں کے دل جیتنے کی کوشش کی۔

آئل ٹینکر پھٹنے سے 200- افراد ہلاک

نائیجیریا میں آئل ٹینکر پھٹنے سے 200 کے قریب افراد زندہ جل گئے۔ جبکہ متعدد زخمی ہوئے پولیس اور عینی شاہدوں کے مطابق حادثہ اس وقت پیش آیا جب ایک پولیس چیک پوسٹ کے قریب بریک فیل ہونے کی وجہ سے بے قابو آئل ٹینکر جائے حادثہ پر کھڑی کاروں کی قطار سے جا ٹکرایا اور پٹرول بہنے کے بعد دھماکے سے آگ بھڑک اٹھی۔ جل جانے کے باعث لاشوں کی شناخت نہ ہو سکی۔ 3 میل کے علاقے میں ہر چیز جل کر خاکستر ہو گئی۔ 15 کاریں تباہ ہو گئیں۔

سپرسانک میزائل کی نمائش

چین نے حال ہی میں جس نئے میزائل کو نمائش کے لئے پیش کیا ہے اگر اسے نصب کر دیا جائے تو اس سے تائیوان کی سلامتی کو سخت خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ امریکی دفاعی امور کے ماہر نے اس بات کا انکشاف کرتے ہوئے بتایا ہے کہ زہوتائی میں فضائیہ کے ایک شو کے دوران چین نے جس میزائل کی نمائش کی ہے اسے فی الحال کوئی نام نہیں دیا گیا۔ لیکن اس میزائل کے ساتھ چینی ساخت کا جے ایچ سپرسانک میزائل اینٹی شپ یا اینٹی راڈار ہے جو بہت دور تک مار کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

مقبوضہ کشمیر میں مکمل ہڑتال

یوم شہداء جموں کے موقع پر مقبوضہ جموں و کشمیر میں مکمل ہڑتال ہوئی۔ تمام کاروباری۔ تعلیمی اور سرکاری ادارے بند رہے۔ نظام زندگی مفلوج ہو کر رہ گیا کل جماعتی حریت کانفرنس کی اپیل پر پوری وادی میں احتجاجی مظاہرے اور جلوس نکالے گئے۔ یہ دن 6 نومبر 1947ء کے واقعہ کی یاد میں منایا جاتا ہے۔

اسامہ کو کسی کے حوالے نہیں کریں گے

طالبان نے دوٹوک الفاظ میں کہا ہے کہ اگر سعودی نژاد مجاہد اسامہ بن لادن کے خلاف کسی قسم کی دہشت گردی کا ثبوت مل گیا تو انہیں امریکہ یا کسی ملک کے حوالے نہیں کریں گے۔ ترجمان نے ایک عرب اخبار کو انٹرویو میں کہا کہ فی الحال اسامہ کے خلاف کوئی ثبوت سامنے نہیں آیا۔ اگر کوئی ثبوت مل بھی گیا تو ان پر افغانستان میں ہی شرعی قوانین کے مطابق مقدمہ چلایا جائے گا۔

امت مسلمہ اسرائیل سے تعلقات منقطع کرے

صدر محمد خاتمی نے ایران کا یہ موقف دھرایا کہ فلسطینی کاز کے دفاع کے لئے امت مسلمہ کو اسرائیل کے ساتھ تمام تعلقات منقطع کر لینا چاہئیں۔ ارنا کے مطابق انہوں نے کہا کہ عرب ممالک اور برادر اسلامی ممالک کو چاہئے کہ وہ مل کر فلسطینیوں کے حقوق کے لئے آواز اٹھائیں۔ اس سے پہلے بھی ایران نے اسلامی ممالک سے اپیل کی تھی کہ فلسطینیوں کے خون سے ہاتھ رنگنے والے صیہونی ملک کے ساتھ ہر طرح کے تعلقات منقطع کر لینا چاہئیں۔

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

بقیہ صفحہ 1

حکومت پاکستان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس واقعے کی پوری تحقیقات کرائے۔ اس کے اسباب کا پتہ چلائے کیونکہ یہ اپنی حیثیت میں پاکستان کو بدنام کرنے کی کوشش ہے۔ جسے ہر صورت میں ناکام بنانا ضروری ہے۔ حکومت قادیانی عبادت گاہوں' مدرسوں یا دیگر مراکز پر خصوصی توجہ دے اور ان کی حفاظت کے انتظامات سخت کرے۔

(روزنامہ نوائے وقت یکم نومبر 2000ء)

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

تبدیلی نام

○ خاکسار نے اپنی بیٹی کا نام سائرہ کی بجائے سیمرا سعدیہ رکھ لیا ہے۔ آئندہ سے اسے نئے نام سے لکھا و پکارا جائے۔

محمد سلطان خان
کوارٹر نمبر 20 صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان تعطیل

مورخہ 9 نومبر 2000ء یوم اقبال کی قومی تعطیل کی وجہ سے دفتر الفضل بند رہے گا۔ لہٰذا اس روز کا الفضل شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (مینیجر)

چاندی میں الیس اللہ کی انگوٹھیوں کی نادر ورائٹی
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
فون 213158

تشریف لایئے- آزمایئے
موٹر پوائنٹ
ہر قسم کی نئی اور پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت میں ایک نیا پر عزم اور قابل اعتماد شوروم
"ہمارا نصب العین دیانت داری اور صاف گوئی"
بالمقابل فضل عمر ہسپتال نزد-یو-بی-ایل گولبازار ربوہ- آصف احمد ظفر بلوچ
فون آفس 213439 گھر 211453-211749

مکان برائے فوری فروخت
فیکٹری ایریا ربوہ میں 5 مرلے 5 کمرے بجلی سوئی گیس موجود
رابطہ: مبارک احمد طاہر کوارٹر نمبر 24 تحریک جدید ربوہ فون دفتر 212614

ضرورت ہومیوڈاکٹر
خاکسار کو تحصیل شکر گڑھ میں فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری کھولنے کے لئے کوالیفائیڈ ہومیوڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ معقول تنخواہ کے علاوہ بہترین فیملی رہائش بھی دی جائے گی اپنے کاغذات اور کوائف امیر ضلع اور صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ حسب ذیل پتہ پر بھجوائیں۔
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12- ٹیگور پارک نکلسن روڈ- لاہور

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون دفتر 214209
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمان

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد/ طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

کیا آپ نے چندہ الفضل ادا کر دیا ہے؟

National College for Computer Studies
E-Commerce
NCCS
داخلہ جاری ہے
DEC ڈپلومہ ان ای کامرس کی کلاس کا آغاز 11 نومبر بروز ہفتہ سے ہو رہا ہے۔
داخلہ کی آخری تاریخ 9 نومبر ہے۔ کم از کم تعلیمی معیار میٹرک ہونا ضروری ہے۔
For details: 23-Shakoor Park, Rabwah Ph: 04524-212034

میجسٹک سٹین لیس سٹیل پریشر ککر میٹل پلیٹ کے ساتھ
پاک آئرن سٹور
گول بازار ربوہ فون 211007

ضرورت سیکیورٹی گارڈ
ایک سیکیورٹی گارڈ کی ضرورت ہے- اچھی صحت اور درمیانی عمر ہو ریٹائرڈ فوجی ہو- صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ بالمشافہ ملیں۔
رابطہ- محمد اکبر ندیم 2/34 دارالعلوم شرقی ربوہ
فون دوکان 213699 گھر 211971-214214

ضرورت ہے
(1) سیلزمین ٹرینڈ کرنے کے لئے (2) ڈرائیور کم سیل مین
عمر 25 تا 35 سال تعلیم میٹرک
پتہ برائے رابطہ میاں بھائی پٹہ کمانی فیکٹری
گلی نمبر 5: نزد الفرح مارکیٹ کوٹ شہاب دین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور فون 16-7932514
نوٹ: انٹرویو مورخہ 14-11-2000 کو 12 بجے دوپہر کے بعد ہوگا

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطبِ حمید
نے اب فیصل آباد میں بھی کام شروع کر دیا ہے۔ حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 5-4-3 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
مینیجر: مطبِ حمید
عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/7 مکان نمبر P-256
فیصل آباد۔ فون نمبر 041-638719

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61